السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اٹھانا سبابہ کا تشہد میں کتب احادیث سے کب تک ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہوکہ اٹھانا سبابہ کا آخر تشہد تک کتب احادیث سے ثابت ہے جیسا محلی شرح موطاً میں مرقوم ہے ۔ ونقل عن بعض ائمة الشافعیة والمالکیة انه یدیم رفعا الیٰ اٰخر التشهد واستدل له بما فی ابی داؤد انه رفع اصبعه فرأیناه یحرکھا وید عواو فیه تحریکھا دائما اذا الدعاء بعد التشهد قال ابن حجر ولیس ان یستمر الرفع الیٰ اٰخر التشهد کما قاله بعض ائمتنا واحترز به جمع بان الاولیٰ عند الفراغ اعادتها انتهی قال علی القاری والاول هوالمعمول لان الاعادة یحتاج الی روایته وقال ابن جرایضا انه لیس رفعها مع انحنائها قلیلا لخبر صحیح فیه الی جهة القبلة کذا فی المحلی شرح الموطأ لمولانا سلام اللہ الحنفی من الولاد الشیخ عبدالحق المحدث الدهلوی واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ : شافعی اور مالکی بعض ائمہ سے منقول ہے کہ تشہد کے آخر تک پھر انگلی اٹھائے رکھے اورانہوں نے ابوداؤد کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کو اٹھایا تو پھر اس کو حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے، ابن حجر کہتے ہیں کہ مسنون ہے کہ تشہد کے آخر تک انگلی اٹھائے رکھے جبکہ ہمارے ائمہ سے منقول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے نیچے کرے ۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ پہلا قول معلول ہے ۔ کیوں کہ اعادہ تب بھی ہوگا، جبکہ اس کو نیچے رکھا جائے گا ۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ انگلی اٹھائے تو کچھ جھکا کر قبلہ رخ رکھے ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 177

محدث فتویٰ